واذاقرئ القرأن فاستمعوالہ وانصتوالعلکم ترحمون(الآیہ)

اور . قرآن پڑھاجائے پس اس کی طرف کان لگائے رہواور پ رہو کہ تم رحم کیے جاؤ(القرآن)

کیاامام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیے؟

ازافادات

پیرطر استاذ العلماء علامہ مولا . محمد عمر قریشی دامت . کاتہم العالیہ

مرتبہ

مولا . مفتی محمد صادق صا .

دارالافتاءمدرسہ فرقا دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر ڑھ پنجاب پ کستان

فون نمبر 0662242632

٠م کتاب کیاامام کے پیچھے قرأت کرنی چاہئیے

ازافادات پیرطر حضرت علامہ محمد عمر صا ۔ قریشی دامت۔ کاتھم

مرتبہ مولا٠ مفتی محمد صادق

کمپوز٠ محمد بلال قریشی

٠شر مدرسہ فرقا دارالمبلغین کوٹ ادو

اشا ۔ اول جون 2006

تعداد 1200

قیمت ....

۔ اۓ رابطہ

مدرسہ فرقا دارالمبلغین کوٹ ادو مظفرؔ ڈھ 0662242632

مولا٠ محمد مرسلین صا ۔ 03007307166

اسامہ ۔ ٹ٠٠ دسول ہسپتال فتح پور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل

وخاتم الانبیاء وعلی آلہ الاتقیاء واصحابہ الاصفیاء۔

امابعد

برادران اسلام :۔ ز یہ تالیف کسی کی دل آزاری یا کسی پر الزام تراشی کے لئے نہیں لکھی گئی بلکہ بعض حضرات کی طرف سے مسلسل شوروغوغا دن رات سواد اعظم اہل السنۃ والجماعۃ حنفیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کہ تمھاری نمازیں باطل ہیں(کیو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی) سے پریشان نمازی دوستوں کے اطمینان قلب کے لئے تریب دی گئی ہے تاکہ وہ حضرات مکمل یکسوئی سے اللہ کی عبادت میں منہمک رہیں اور

کے مصداق لوگوں سے متاثر نہ ہوں۔

ہمارے علماء کرام نے ہمیشہ فروعی مسائل میں زیادہ تر چشم پوشی سے کام لیا تاکہ مسلمانوں میں انتشار وتفرقہ کی فضاء پیدا نہ ہو ان کے سکوت سے فائدہ اٹھاکر بعض لوگوں نے عوام الناس کو یہ تاثر دینا شروع کردیا کہ احناف کے پاس تو صرف فقہ حنفی ہے۔ نعوذ باللہ ان کے پاس ذخیرہ قرآن وحدیث میں سے ایک بھی ایسی آیت یا حدیث موجود نہیں جس میں ہو کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کرنے والے کی ز ہو جاتی ہے۔

لآ ۔ دل ۰ خواستہ ۔ لاختصار چند دلائل سپرد قلم کردیے اللہ تعالیٰ
قبول فرماویں اور ہدایہ ۔ کا ذریعہ بنا ۔ آمین

۔ ت کو آسان سے آسان ۔ کرنے کے لئے **اولاً** اپنے مسلک کی
۔ میں قرآن مجید کی دو آیت مبارکہ پیش کئی گئیں پھر ان کی تفسیر اصحاب
رسول ﷺ جلیل القدر ۔ بعین اور مفسرین سے کی **ثانیاً** اللہ کے نبی ﷺ
کی احاد ۔ ث مبارکہ میں سے پنج احاد ۔ ث مبارکہ وہ بھی صحاح ستہ میں سے
خصوصاً بخاری شریف و مسلم شریف میں سے بیان کی گئیں **ثالثاً** اصحاب رسول
ﷺ میں سے تین اولوالعزم حضرات کے اقوال سے ث ۔ ۔ کیا کہ امام کے پیچھے
قرأۃ نہیں کرنی چاہیے یہ ۔ ۔ ۔ اس لئے رکھی کہ ۔ حضرت رسول ۰ ا ﷺ
نے جناب معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ آپ
کس طرح فیصلہ کریں گے۔ جناب معاذؓ نے عرض کی میں کتاب اللہ کے مطابق
فیصلہ کروں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تم کو کتاب اللہ میں اس کا حکم نہ
ملے (تو پھر فیصلہ کیسے کرو گے) حضرت معاذؓ نے عرض کیا پھر ۰ ۔ رسول اللہ
ﷺ کے مطابق فیصلہ کروں گا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تمھیں اس کا حکم
۰ ۔ رسول اللہ ﷺ میں سے بھی نہ ملے حضرت معاذؓ نے عرض کی میں اپنی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے یہ جواب سن کر میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کے قاصد کو اس چیز کی توفیق بخشی جس کو اس کا رسول پسند کرتا ہے۔ ترمذی شریف ج ۱/ص ۱۵۹ / ابوداؤد شریف/ ج ۲/ص ۵۰۵

مکرم ناظرین: ۔اس حدیث کے پیش نظر ہم نے بھی اسی ترتیب سے دلائل پیش کئے اولاً قرآن مجید پھر حدیث مبارک البتہ قیاس واجتہاد کو اختصار کے پیش نظر بیان نہیں کیا گیا۔

ضـــــروری گـــذارش : ۔جولوگ اپنی پہچان............... کے دو اصول اہلحدیث کے الفاظ سے کراتے ہیں اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کا نام لے لے کر بے جا رعب جماتے ہیں (اور ہمیں امام ابوحنیفہ کے مقلد ہونے کا طعنہ دے کر یہ باور کراتے ہیں کہ ان کے پاس صرف اور صرف فقہ حنفی ہے چلو بقول ان کے ہم تو فقہ حنفی پر عمل کرتے ہیں اگرچہ فقہ کا ماخذ بھی قرآن و سنت ہے) کیا وہ حضرات قرآن کریم میں سے صرف ایک آیت اور صحیح بخاری و مسلم شریف میں صرف ایک صحیح صریح غیر معارض روایت پیش کرسکتے ہیں جس میں اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہو کہ نماز جماعت میں امام کے پیچھے مقتدی کو فاتحہ پڑھنا فرض ہے جو نہ پڑھے اس کی نماز باطل ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

﴿ وما ارید الا الاصلاح ﴾

چو فریق مخالف کے نزدیک دلائل شرعیہ صرف قرآن وحدیث ہیں اس لیے ان کے اپنے اصول کے مطابق ان سے صرف اور صرف قرآن وحدیث کا ہی مطالبہ کیا جائے کیو ان کے اپنے علامہ صا رقمطراز ہیں ادلہ دین اسلام وملت حقہ خیرالانام منحصر در دوچیز است یکے کتاب عزیز ودیگر سنت مطہرہ وماورائے ایں ہردو کدام حجت نیرہ وبرہان قاطع نیست ۔ دین اسلام اور ملت خیرالانام ﷺ کے دلائل صرف دو چیزیں ہیں ۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ۔ ان کے علاوہ کوئی چیز دلیل وحجت نہیں عرف الجادی ص۳/ ہدیۃ المہدی ص۴

مستدلات حنفیہ

دلیل نمبر ا   قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

اور . پڑھا جائے قرآن پس اس کی طرف کان لگائے رہو اور

پ رہو کہ تم رحم کیے جاؤ سورۃ الا ل/ پارہ نمبر۹/آیت نمبر۲۰۴

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ قرات خلف الامام کو بڑے واضح انداز میں بیان فرمایا، امام اور مقتدی دونوں کے کاموں کو الگ الگ بیان فرمادیا، کہ . قرآن کریم پڑھا جائے (امام قرأت کرے) تو مقتدیوں کا کام صرف اور صرف خاموشی کے ساتھ توجہ کرنا ہے۔

ہوسکتا ہے آپ کے ذہن میں آئے کہ اس آیت میں ز جماعت کا تذکرہ تو نہیں ہے پھر کس طرح اسے مسئلہ قرأۃ خلف الامام کے کی دلیل بنایا جارہا ہے؟ تو اس کے سمجھنے کیلیے اچھی طرح ذہن نشین فرماویں کہ ہمارے پس **اولاً** اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ جماعت کے اقوال موجود ہیں جو ہمیں قرآن کریم کی آیات طیبات کا شان نزول اور احادیث رسول ﷺ کا صحیح محل بتاتے ہیں۔ **ثانیاً** جمہور علماء سلف وخلف کے اقوال بھی تعیین مسئلہ میں حجت کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیو صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی

شریف میں ہے حضرت صلی اللہ نے فرمای

ترمذی/ ج ۲/ص ۲۹/مشکوٰۃ/ص ۳۰

یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو یہ فرمایا امت محمد صلی اللہ کو گمراہی پر جمع نہ

کرے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (حفاظت) جماعت پر ہے جو شخص جماعت سے الگ

ہوا آگ میں الگ ہوا۔

نیز صحاح ستہ کی مشہور کتاب ابن ماجہ شریف میں ہے۔

ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ/ص ۳۰

حضرت صلی اللہ نے فرمایا بڑی جماعت کی پیروی کرو جو جماعت سے

الگ ہوا وہ دوزخ کی آگ میں الگ ہوا۔

ان ہر دو احادیث طیبہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ

جمہور علمائے امت کا قول بھی حجت اور دلیل کا درجہ رکھتا ہے۔

تو لیجئے اس آیت کریمہ کے سلسلہ میں اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم

اجمعین اور تابعین و علماء کبار کے ارشادات ملاحظہ فرماویں۔

〈۱〉 مشہور صحابی رسول صلی اللہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق منقول ہے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۔ تفسیر ابن . ی/ ج۹/ص ۱۰۳

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے (ا ی مرتبہ) ز پڑھائی اور چند آدمیوں کو انہوں نے امام کے ساتھ قرأۃ کرتے سنا ۔ ز سے فارغ ہوئے تو فرما ی کیا ابھی وقت نہیں آ ی کہ تم سمجھ اور عقل سے کام لو ۔ قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو اس کی طرف کان لگاؤ اور خاموش رہو جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کا حکم د ی ۔

فائدہ:۔ اچھی طرح جان لیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ وہ عظیم المرتبہ صحابی ہیں جن کے متعلق صحاح ستہ کی مشہور کتاب تمذی شریف میں ہے حضور صلی اللہ نے فرما ی ابن مسعودؓ کی ہدا ی اور حکم کو مضبوطی سے تھامے رکھو تمذی شریف/ ج۲/ص۲۹۳ اور بخاری شریف ج۱/ص۵۳۱ پ بھی ہے کہ تم قرآن کریم ان چار سے سیکھو عبد اللہ بن مسعودؓ، سالم مولی ابی ، ابی بن کعب، معاذ بن جبل ۔

〈۲〉 ر المفسرین حضور اکرم صلی اللہ کے چچا زاد حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے منقول ہے

روح المعانی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

/ ج ۹/ص ۱۵۰/تفسیر ابن . ی/ ج ۹/ص ۱۰۳/تفسیر ابن کثیر ج ۲/ص ۲۸

سید۔ عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس آ ۔ ۔ کا شان ۔۔ول فرضی ز ہے۔

فائدہ :۔ حضرت ابن عباسؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جنہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے صحابی رسول بھی ۔ جمان القرآن کا لقب فرماتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر ج ۱/ص ۳

ناظرین مکرم :۔ ہم نے قرآن کریم کی آ ۔ ۔ سے وہی کچھ سمجھا وہی استدلال کیا وہی تفسیر کی جو اللہ کے نبی ﷺ کے شاَ د کر رہے ہیں کہ امام کا کام قرأۃ کر۔ ہے اور مقتدی کا کام خاموش رہنا ہے۔

مز ۔ . اں درج ذیل کتب میں حضرات صحابہ کرام اور ۔ بعین خصوصاً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت مقدام بن اسودؓ، حضرت جا.ؓ، حضرت سفیان ثوریؒ، حضرت قتادہؒ، حضرت ا. اہیم نخعیؒ، حضرت شعبیؒ، حضرت سعید ابن جبیرؒ، حضرت ء ابن ابی ر.حؒ، کے اقوال حظہ کر ۔ ہیں کہ یہ آ ۔ ۔ ز کے سلسلہ میں ۔ زل ہوئی۔ تفسیر ابن . ی/ ج ۹/ص ۱۹۲ /تفسیر روح المعانی/ ج ۵ /ص ۱۵۰/تفسیر معالم التنزیل / ج ۲/ص ۲۲۶/ حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی/ ج ۴/ص ۳۵۴/تفسیر خازن/ ج ۲/ ص ۲۷۲/تفسیر ابن کثیر/ ج ۲/ص ۹۷/تفسیر مظہری/ ج ۱۰/ص ۱۱۹/ حضرت ابی ہر ۔ ہ دار قطنی/ ۳۲۶۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اجماع هی اجماع :۔ بلکہ امام احمد بن ؒ نے تواس بات پر اجماع کیا ہے کہ یہ آیت نماز کے متعلق نازل ہوئی۔ ملاحظہ ہو المغنی لابن قدمہ/ ج ۱ /ص ۲۳۱/ نصب الرایہ / ج ۲/ص ۱۴/ الفتاوی الکبری لابن تیمیہ / ج ۲/ص ۲۸۸/خصوصیت کے ساتھ تفسیر نسفی / ج ۲/ص ۷/ پر ملاحظہ فرماویں کہ جمہور صحابہ کرام کا مسلک ۔

یہ ہے کہ اس آیت کا تعلق مقتدی سے ہے۔

نیز تفسیر قرطبی ج ۷/ص ۳۵۴ پر ہے

مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ حکم

فرضی اور غیر فرضی نمازوں کو شامل ہے

ناظرین مکرم :۔ان تمام معتبر اور واضح دلائل کے باوجود بھی اگر کوئی شخص قرآنی آیت کے مطلب وتفسیر کا منکر ہو تو اس کی اپنی قسمت۔

اشکال :۔بعض احباب یہ کہہ کر مغالطہ دیتے ہیں کہ یہ آیت تو خطبہ جمعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی نماز سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

جواب نمبر ۱ :۔اصحاب رسولؐ تابعین تمام جلیل القدر مفسرین اور بقول امام احمد بن ؒ اجماع امت اور بقول علامہ قرطبی اجماع مفسرین اور بقول علامہ نسفی جمہور صحابہؓ اس آیت کو نماز میں تلاوت کے متعلق بتاتے ہیں تو خطبہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

سے متعلق کرنے والے خود ہی ا ف کرلیں کہ وزنی . ت کس کی ہے

جواب نمبر ۲: ۔درج ذیل کتب میں آپ حظہ فرما ۔ ہیں کہ آ ۔ ۔ مبارکہ مکی ہے اور جمعہ کا حکم مدینہ طیبہ میں ٭ زل ہوا (لہذا اس آ ۔ ۔ میں بحا ۔ ز مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم دیا ۔ ہے)تفسیر معالم التنزیل/ ج ۲/ص ۲۲۶/تفسیر مظہری /ص ۵۰۷/سورۃ الاعراف /تفسیر خازن /ص ۲۷۲/سورۃ الاعراف/تفسیر قرطبی/ ج ۷/ص ۳۵۳/

جواب نمبر ۳: ۔احکام القرآن/ ج ۳/ص ۶۵/ پ امام ابی بکر احمد الرازی الجصاص متوفی ۳۷۰ھ نے سید ٭ علی المرتضی ،سید ٭ عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد، حضرت جا . ،حضرت سید ٭ عبداللہ ابن عباس، حضرت ابوالدرداء، حضرت ابوسعید، حضرت ابن عمر، حضرت ز ۔ بن ث . ۔ ،حضرت انس رضوان اللہ علیہم اجمعین سے امام کے پیچھے قرات نہ کرنے کی روا ۔ ت پیش فرمائی ہیں۔

فرمائیے: ا َ قرآن کریم میں امام کے پیچھے تلاوت کرنے کا حکم ہو ۔ تو یہ جلیل القدر اصحاب رسولﷺ کیوں فرماتے؟

جواب نمبر ۴: ۔ا َ . لفرض خطبہ والی . ت تسلیم بھی کرلی جائے تو اس سے یہ ث . ۔ نہیں ہو ۔ کہ ز اس کا شان ٭ ول نہیں کیو اسباب ٭ ول میں تعدد جا ئ ٭ ہے حظہ ہو فتح المجید شرح کتاب التوحید/ص ۱۵۷/ عبدالرحمٰن بن

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حسن بحوالہ احسن الفتاوی/ ج۳/ص۱۳۴/

مثلاً آیت شر

کا شان نزول صحیح بخاری/ ج۲/ص۶۸۶/ صحیح مسلم

/ج۱/ص۱۸۳/سنن نسائی /ج۱/ص۱۱۶/ میں نزبتایا گیا ہے اور اسی مقام پر

اس کا شان نزول دعا بھی بیان کیا گیا ہے۔

بے بسی کی بات :۔ بعض احباب بے بس ہو کر کہہ دیتے ہیں یہ آیت کفار کے متعلق ہے۔

جواب : ۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ کفار تو قرآن کریم کے ادب میں خاموش رہیں مسلمان اس ادب سے محروم رہیں

دلیل نمبر ۲:۔

اور اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیے اور نہ بالکل ہی چپکے چپکے پڑھیے اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجیے۔

اس آیت کی تفسیر ملاحظہ فرماویں مشہور غیر مقلد عالم جونا گڑھی کی زبانی

اس کے شان نزول میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مکے میں رسول اللہ ﷺ چھپ کر رہتے تھے۔ جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو آواز

[Website: DifaAhleSunnat.com]

قدرے بلند فرما ۔ یے تے مشرکین قرآن سن کر قرآن کو اور اللہ کو ۔ وشتم کرتے اللہ تعالی نے فرما یا اپنی آواز کو اتنا او نہ کر کہ مشرکین سن کر قرآن کو ۔ ا بھلا کہیں اور نہ آواز اتنی پست کرو کہ صحابہ بھی نہ سن سکیں (تفسیر قرآن مطبوعہ سعودی عرب سورۃ بنی اسرا)

یہی تفصیل حظہ ہو بخاری شریف/ ج ۲/ص ۶۸۶ بلکہ مسلم شریف ج ۱/ص ۱۸۳ پر تو ۔ ت ۔ لکل واضح ہے

تـــرجـمـــہ :۔ حضرت ابن عباسؓ اس آ یہ کا شان ۰ول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ مکہ میں پوشیدہ رہتے تھے ۔ ۔ اپنے اصحاب کو ز پڑھاتے تو تلاوت قرآن کرتے وقت آواز بلند فرما یے ۔ ۔ مشرکین ۰۰ تو قرآن کریم اور حضور اکرم ﷺ کو گالیاں بکتے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرما یا آپ تلاوت اتنی او نہ کریں کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی پست

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پڑھیں کہ صحابہ بھی نہ سن پ ۔اس ا٘ ازسے پڑھیں کہ صحابہ (آپ کی اقتداء میں ز پڑھنے والے) تلاوت سنیں

اس مضمون کو درج ذیل مقامات پر بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ھے

تفسیر خازن/ص ۱۵۴/تفسیر مظہری/ص ۱۰۶/سورۃ بنی اسرائیل/تفسیر نسفی/ص ۲۵۶/سورۃ بنی اسرا /تفسیر قرطبی/ج ۱۰/ص ۳۴۳/تنو یالمقیاس من تفسیر ابن عباس/ص ۳۰۷/تفسیر ابن کثیر/ص ۴۰۵/تفسیر معالم التنزیل/ج ۳/ص ۱۴۲/تفسیر روح المعانی/ج ۸/ص ۱۹۳/الکشاف/ج ۲/ص ۶۵۵/احکام القرآن/ج ۳/ص ۳۱۱/تفسیر ابن . ی/ج ۱۵/ص ۲۱۲/شیخ زادہ /ص ۴۴۰ مسند احمد/ج ۱/ص ۲۸۳

طـــرز استـدلال:۔ م٘ظرین اس آ ی ٘ امی میں ز ٘جما ت کی صورت میں صرف اور صرف حضور اکرم ﷺ کو بہت او نہ پڑھنے اور قدرے آہستہ پڑھنے کا حکم د ی ٘جو اس ٘ت پ صرا ت ہے کہ قرات قرآن صرف حضور اکرم ﷺ (امام) ہی فرماتے تھے صحابہ کرامؓ (مقتدی) نہ فرماتے تھے اور یہی ٘ت تو اہل السنۃ والجماعۃ حنفیہ کہتے ہیں۔

ناظرین مکرم: ۔ہم نے خوف طوا ت کے پیش آپ کے سامنے قرآن کریم سے صرف دو آیت کریمہ کی تشریح اصحاب رسول ۔ بعین اور جلیل القدر

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مفسرین سے پیش کی ہے جو ہمارے مدعٰی پر آفتاب روز کی طرح واضح ہے کہ ز جما ت میں قرأۃ قرآن کریم امام کا وظیفہ ہے اور خاموش ہو کر مقتدی کا کام ہے۔

ا ءاللہ ثم ا ءاللہ فریق مخالف اللہ تعالی کے قرآن سے ا ی آ ت بھی ایسی پیش نہیں کر سکتا جس میں امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کا حکم ہو۔

دلیل نمبر ۳: ۔صحاح ستہ کی مشہور زمانہ کتاب مسلم شریف/ ج ا/ ص ۱۷۴/ میں حضرت ابو موسٰی اشعریؓ کی مرفوع حدی ث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں ز کی تعلیم دیتے ہوئے فرما ی

۔تم میں سے ا ی تمھارا امام بنے. . وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور . وہ قرآن پڑ ھے تو تم خاموش رہو۔

امام مسلم اس حدی ث کی صحت پر اصرار کرتے ہوئے مشائخ وقت کا اجماع ان الفاظ میں کرتے ہیں میں نے یہاں (صحیح مسلم میں) وہی حدی ث درج کی ہے جس پر مشائخ کا اجماع ہے

یہ روایت ان کتب میں بھی ملاحظہ فرماسکتے ہیں

بیہقی شریف / ج ا/ص ۱۵۵/ جامع المسا لا بن کثیر / ج ۱۴/ص ۴۳۷۷/ حاشیہ نصب الرایہ/ ج ۲/ ص ۱۵/ محدث منذری بحوالہ عون

[Website: DifaAhleSunnat.com]

المعبود/ ج ا/ص ۱۴۸/ ابن کثیر/ ج ۲/ص ۲۸۰/ فتح الباری/ ج ۲/ص ۲۰۱/مغنی لعلامہ ابن قدامہ/ ج ا/ص ۲۳۱/ فتاوی ابن تیمیہ/ ج ۲/ص ۲۹۰/عون المعبود / ج ۳/ص ۱۴۸/ معارف السنن/ ج ۳/ص ۳۸۵/ مسند احمد/ ج ۴/ص ۴۱۵/ بحوالہ جامع المسا / ج ۱۴/ص ۴۳۷۷/ ابن . ی/ ج ۹/ص ۱۹۶/ فصل الخطاب/ص ۲۷/سنن ابن ماجہ/ص ۶۱

یہ صحیح اور صریح روا یت ہمارے دعوی پ دلیل و حجت ہے کہ امام کی ذمہ داری قرأۃ کر' اور مقتدی کی ذمہ داری خاموش رہنا ہے۔

دلیل نمبر ۴ :۔

بخاری شریف/ ج ۲/ص ۶۴۲/

حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے فرما ی . امام کہے تو تم (مقتدی) اٰمین کہو

یہ حدیث درج ذیل مقامات پر بھی دیکھی جاسکتی ھے

صحیح مسلم / ج ا/ص ۱۴۴/ ئی شریف / ج ا/ص ۱۰۷/ ابوداؤد شریف/ ج ا/ص ۱۳۵/ ابن ماجہ شریف/ ج ا/ص ۶۱ / مؤطا امام مالک/ص ۷۰

واجب الاحترام :۔ قار کرام اس حدی ث میں اللہ کے نبی ﷺ نے اس ب ت کی تصریح فرمادی کہ . امام

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کہے (یعنی سورۃ فاتحہ پڑھے) تو تم کہو یعنی فاتحہ پڑھنا امام کا کام ہے اور آمین کہنا مقتدی کا کام ہے۔

دلیل نمبر ۵:۔

(ملخصًا) صحابی رسول حضرت ابوبکرہؓ خود اپنا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ اس حال میں حضرت ﷺ کی ۰ مت پہنچے کہ حضور اکرم ﷺ رکوع میں تھے تو انہوں نے بھی صف۔ پہنچنے سے پہلے رکوع کر لیا (اور پھر صف میں مل گئے) پھر یہی واقعہ حضرت ﷺ کو عرض کیا (کہ آپ رکوع میں تھے میں نے صف۔ پہنچنے سے پہلے پہلے رکوع کر لیا۔ کہ میری رکعت ضائع نہ ہو جائے)اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے (تحسین کرتے ہوئے) فرمایا اللہ تعالی آپ کے حرص کو زیادہ کریں دوبارہ نہ کرنا۔ بخاری شریف/ ج ۱/ ص ۱۰۸/ ابوداؤد شریف / ج ۱/ ص ۹۹/ طحاوی شریف/ ج ۱/ ص ۱۹۳/ بیہقی شریف/ ج ۲/ ص ۸۹/ ۹۰/

یہ حدیث مبارک ہمارے دعوی پر نصف نہار کی طرح واضح ہے کہ حضرت ابوبکرہؓ صحابی رسول ﷺ رکوع میں شامل ہو رہے ہیں امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی حضور نبی کریم ﷺ انہیں دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں فرماتے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بلکہ (اللہ آپ کے حرص ز. جما ت)کوز یدہ فرمائے

کہہ کراس کی دل جوئی فرمارہے ہیں اَ یہ رکعت امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے

کے . . نہ ہوتی تو حضور ﷺ زدو. رہ پڑھنے کا ارشاد فرماتے۔

دلیل نمبر ۶ :۔

ئی شریف/ ج ا/ص ۱۰۶/ ۱۰۷

صحاح ستہ کے مشہور امام امام ئیؒ اللہ تعالی کے ارشادَ امی

کی ت ویل وتفسیر بیان

کرتے ہوئے مشہور صحابی رسول ﷺ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کرتے

ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا امام اس لئے بنایا جات ہے کہ اس کی اقتداء

کی جائے پس جس وقت (امام) اللہ اکبر کہے تم بھی (مقتدی)اللہ

اکبر کہو اور . (امام) قرأۃ کرے پس تم (مقتدی) خاموش رہو۔

اسی روایت کی صحت کو امام مسلمؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب صحیح مسلم/ ج ا/

ص ۱۷۴ پ . یں الفاظ بیان فرماتے ہیں یعنی

فرمائیے صحاح ستہ میں سے ای امام (امام ئی) اس حدیث کو قرآن کریم

کی تفسیر میں بیان کرت ہے اور صحاح ستہ کا دوسرا امام (امام مسلم) اس حدیث کو صحیح

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فرما رہا ہے۔اب بھی امام کے پیچھے قراۃ نہ کرنے میں شکوک وشبہات رہیں تو پھر
اللہ حافظ۔

دلیل نمبر ۷ :

صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حضرت ﷺ نے
وہیں سے قرأت شروع کی جہاں۔ ابوبکرؓ پہنچ چکے تھے۔
صحاح ستہ کی شہرہ آفاق کتاب ابن ماجہ شریف/ص ۸۷/مسند احمد/ ج ۱/ص
۲۰۹/ بیہقی / ج ۳/ص ۸۱/مسند احمد/ ج ۱/ص ۳۰۵/طحاوی شریف/ ج ۱ص ۱۹۷/
فتح الباری شرح بخاری/ ج ۲/ص ۱۴۴ پر د تحقیق کے ۰ مور محدث
حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں یعنی
سند قوی ہے۔

مکرم ناظرین : ۔پیش کردہ روا۔ درا صل ا لمبی حد۔ مبارکہ کا حصہ
ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے مرض الموت کا واقعہ ہے کہ آپ
نے فرائض امامت سیدنا ابوبکرؓ کو تفویض فرما دیئے تھے ا مرتبہ آپ ﷺ نے
طبیعت میں قدرے افاقہ محسوس فرما تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر مسجد ی
ﷺ میں تشریف لائے ۔ کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ ز جما ت کی امامت

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فرمارہے تھے حضرت ﷺ جناب ابوبکرؓ کے قری. تشریف فرماہوئے اور ز پڑھا. شروع فرمائی حضرت ابوبکرؓ مکبر بن گئے اب حضرت ﷺ نے نئے سرے سے فاتحہ نہیں پڑھی بلکہ وہیں سے قرأۃ شروع فرمائی جہاں ابوبکرؓ قرأۃ فرما چکے تھے۔

واجب الاحترام دوستو: ۔یہ اللہ کے نبی ﷺ کی دنیوی زن گی میں آ ی جما ز ہے (فتح الباری/ ج۲/ص۱۴۴)

فرمائیے :۔جولوگ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والوں کو کہتے ہیں تمھاری ز نہیں ہوتی تو اس واقعہ کی روشنی میں ان کا اللہ کے نبی ﷺ کے متعلق کیا فتوی ہوگا؟

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں ابن عمرؓ کا ارشاد کیا ہے ا

بخاری/ ج۱/ص۹۶/ یعنی حضور

اکرم ﷺ کے آ ی عمل پر عمل کیا جا ہے۔

ذرا ضد اور تعصب کو دور کرا ف فرمایئے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا آ ی عمل (امام کے پیچھے از سرنو فاتحہ نہ پڑھنا) احناف کے مسلک کی ہے یہ نہ؟

آ والا تیری قدرت کا کرشمہ دیکھے
دی ہ کور کو کیا آئے کیا دیکھے

فائدہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے قول کے مطابق دین حضور اکرم ﷺ کے

آ ی عمل وحکم کا م ہے مثلاً

پہلے شراب پی جاتی تھی آ ی حکم شراب کی حرمت ہے

پہلے موحد ومشرک کا نکاح جا ئ تھا آ ی عمل حرمت نکاح ہے

پہلے . المقدس کی طرف منہ کر کے ز پڑھی جاتی تھی آ ی عمل

. اللہ شریف کی طرف رخ کر ہے۔

پہلے ز میں کلام کرنے کی اجازت تھی آ ی عمل ہے

. . ہم . لوگ شراب کی حرمت، مشرک سے نکاح کی حرمت،
. المقدس کی طرف منہ نہ کرنے ز میں کلام نہ کرنے پ اس لیے عمل کرتے ہیں کہ یہی اللہ کے نبی ﷺ کا آ ی حکم وعمل ہے تو آ کیا وجہ ہے اس ضابطہ کو پس پشت ڈال کر امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو فرض کہا جا ہے اور نہ پڑھنے والے کی ز طل قرار دی جاتی ہے جبکہ اللہ کے نبی ﷺ نے آ ی ز وہیں سے شروع فرمائی جہاں ابوبکرؓ قرأۃ کر چکے تھے از سرنو فاتحہ نہیں پڑھی

دلیل نمبر ۸:۔ اقوال صحابہؓ

حضرت زید بن ثابتؓ :۔

. . حضرت ءؒ نے سید زی بن ث (صحابیؓ) سے امام کے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پیچھے قرأۃ کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا امام کے ساتھ کسی زمین کوئی قرأۃ نہیں کی جا سکتی مسلم شریف/ج ا/ص ۲۱۵/ ئی شریف/ج ا/ص ااا/طحاوی شریف/ج ا/ص ۱۰۸/مؤطا امام محمد/ص ۱۰۰

دلیل نمبر ۹ :۔

حضرت ابن عمرؓ :۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے . . کوئی امام کے پیچھے ز پڑھے تو اس کو امام کی قرأۃ ہی کافی ہے اور . . اکیلا پڑھے تو اسے قرأۃ کرنی چاہیئے اور عبداللہ بن عمرؓ امام کے پیچھے نہیں پڑھا کرتے تھے مؤطا امام مالک/ص ۶۸/طحاوی شریف/ج ا/ص ۱۰۸/مؤطا امام محمد/ص ۹۴/

دلیل نمبر ۱۰:۔

حضرت جابرؓ :۔

جس شخص نے ای رکعت بغیر فاتحہ کے پڑھی تو اس نے ز نہیں پڑھی امام کے پیچھے ترمذی شریف/ج ا/ص ۶۵/۶۶/مؤطا امام مالک

[Website: DifaAhleSunnat.com]

/ص٦٦ یعنی امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں

لمحہ فکریہ

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو اور بھائیو آپ کے سامنے قرآن کریم کی دو آیت طیبات پیش کی گئیں جن کی تفسیر اصحاب رسول ﷺ، تابعین اور جلیل القدر مفسرین سے بیان کی گئی کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے

پھر اللہ کے نبی ﷺ کی پنچ عدد احادیث مبارکہ صحاح ستہ میں سے اور زیادہ تر بخاری شریف اور مسلم شریف سے تحریر کی گئیں جن میں امام کے پیچھے قرأۃ نہ کرنے کی صراحت موجود ہے

ان کے بعد اتمام حجت کے لئے مسلم شریف ترمذی شریف اور مؤطا امام مالک سے تین عدد اصحاب رسول ﷺ کے اقوال پیش کئے گئے جو اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہیں کرنی چاہیے

اب بھی کوئی یہ کہتا پھرے کہ احناف کی نماز اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث کے خلاف ہے یا ان کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھتے اسے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا پڑے گا۔

〈۱〉 جو صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے فاتحہ کے قائل نہ تھے ان کی ساری زندگی کی نمازیں باطل ہونگی؟

[Website: DifaAhleSunnat.com]

〈۲〉 خود اللہ کے نبی ﷺ کی آ ۂ ی ِ جما ت ز کا کیا بنے گا جسے پہلے سید ٔ ابو بکرؓ پڑھا رہے تھے کیو حضرت ﷺ نے نئے سرے سے فاتحہ نہیں پڑھی؟

〈۳〉 ان مفسرین کے متعلق کیا فتوی ہوگا جو قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے قائل نہیں؟

کسی نے میرے چند تنکوں کو جلانے کے لئے
آگ کی زد میں گلستان کا گلستاں رکھ دیا

خدا را سوچئے :۔ کہیں احناف کی مخالفت کرتے ہوئے تمھارے فتوے (امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے کی ز نہیں ہوتی) کی زد میں اصحاب رسول ﷺ خود اللہ کے رسول ﷺ اور چودہ سو سال کی امت کے مشائخ و ِ رگ تو نہیں آ رہے۔

سنبھل کر قدم رکھنا میکدہ میں مولوی صا ۔
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

فریق مخالف کے چند ضروری دلائل اور ان کا حل

دلیل نمبر ۱ :۔

اس شخص کی ز نہیں ہوتی جس شخص نے فاتحہ نہیں پڑھی

جواب نمبر ۱ :۔ مشہور صحابی رسول ﷺ حضرت جا بؓ متوفی ۷۴ ھ اس

حدیث :۔ کے متعلق فرماتے

ہیں ترمذی ج ۱/ص ۶۵/ ۶۶

جس شخص نے ایک رکعت بغیر فاتحہ کے پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے اس سے معلوم ہوا یہ حدیث مقتدی کے بارہ میں نہیں بلکہ اکیلے کے متعلق ہے۔

جواب نمبر ۲:۔ ابوداؤد/ ج ۱/ص ۱۲۶

مشہور تبع تابعی امام بخاریؒ کے بڑے استاذ حضرت سفیانؒ متوفی ۱۹۸ھ فرماتے ہیں یہ حدیث اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔

جواب نمبر ۳: ۔آیئے اس حدیث کا مطلب امام وقت سیدنا امام احمد بن حنبلؒ متوفی ۲۴۱ھ سے پوچھتے ہیں۔آپ نے فرمایا

ترمذی شریف/ ج ۱/ص ۶۵/ ۶۶

یعنی یہ حدیث اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے۔

قارئین ذی وقار: آج سے تیرہ سوسال پہلے سلف صالحین نے اس روایت کا صحیح محل بیان فرمادیا ہے۔جو کہ خیر القرون کا زمانہ تھا نہ معلوم آج بعض احباب کہلانے کے باوجود سلف کی بات پر یقین کیوں نہیں رکھتے ؟

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دلیل نمبر ۲:۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول ﷺ ا کے پیچھے ز فجر میں تھے حضور ﷺ نے قرأت کی پس بھاری ہوئی حضرت ﷺ پر قرأۃ . ز سے فارغ ہوئے فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو ہم نے عرض کی جی ہاں اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا نہ کیا کرو سوائے فاتحہ کے یقیناً نہیں ز اس شخص کی جو فاتحہ نہ پڑھے۔

طرز استدلال :۔حضرت عبادہؓ کی روایت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

جواب نمبر ۱ :۔یہ روایت ابوداؤد شریف میں ج ۱/ص ۱۱۹ پر ہے

اجانے دن رات ہمیں امام ابوحنیفہؒ کا مقلد ہونے پر کوسنے والے اور بخاری بخاری کی رٹ لگانے والے امام بخاری کے گن گانے والے اور بغیر بخاری کے کسی کی نہ والے ایک ہی سانس میں نو دس مرتبہ صحیح بخاری شریف کا ذکر خیر کرنے والوں کو کیوں سانپ سو جاتا ہے کہ بخاری شریف سے صحیح صریح غیر معارض روایت کیوں نہیں پیش کرتے جس میں اللہ کے نبی ﷺ کا صراحۃ واضح ارشاد ہو کہ ز جماعت میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے کی ز باطل ہے۔

جواب نمبر ۲:۔ اس روایت میں ایک راوی محمد بن اسحاق ہے جسکے متعلق

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یحیٰی بن القطان کہتے ہیں کذاب ہے، ابن عدی فرماتے ہیں مرغ ۔ ز تھا، علی کہتے ہیں ۔ تقذ ۔ تھا، سلیمان التیمی فرماتے ہیں کذاب ہے، ابوداؤد کہتے ہیں معتزلی تھا، امام ئی فرماتے ہیں ، دارقطنی فرماتے ہیں کذاب ہے۔ میزان الاعتدال ج۶/ص۵۷/۵۸

یحیٰی بن معین فرماتے ہیں ۔

تہذ ۔ التہذ ۔ ج۹/ص۳۷

یہ ۔ رگ شیعہ اور ۔ تقذ ۔ ہونے میں شہرت ر ۔ تھے۔ تقر ۔ التہذ ۔ ص۴۳۴

امام مالک بن انس فرماتے ہیں ،

، فرہانی فرماتے ہیں ز ۔ یق ہے۔ الکامل ج۷/ص۲۵۵

سنائیے :۔ کی دعوت دینے والے دجال کذاب اور شیعہ کے دروازہ پ کیسے پہنچ گئے؟

جواب نمبر ۳: ۔حضرت عبادہ بن الصامتؓ کی روا ۔ بخاری شریف ج۱/ص۱۰۴ پ بھی موجود ہے اسمیں امام کے پیچھے فاتحہ پ ڑھنے نہ پ ڑھنے کا ذکر نہیں یہ ذکر ابوداؤد اور د میں ہے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کبھی اس بات پر بھی توجہ فرمائی دونوں روایت حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے ہیں امام بخاری اپنی صحیح میں جماعت والی روایت نہیں لائے اس کی وجہ کیا ہے؟

اس سلسلہ میں گذارش یہ ہے کہ جماعت کے تذکرہ والی روایت امام بخاری کی شرط پر نہیں، وہ اسے اس قابل ہی نہیں سمجھتے کہ بخاری شریف میں ذکر کریں۔ اس لیے کہ مشہور غیر مقلد عالم اپنی تصنیف تیسیر الباری ص ٦٢ پر قرآن مجید و بخاری شریف کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں طالب حق کو یہی دو کتابیں کافی ہیں تمام جہان کی کتابوں کو ان دو کتابوں پر پیش کرنا چاہیئے جو ان کے موافق ہوں وہ صحیح جو مخالف ہوں وہ ان کے مصنفین کو مبارک۔ غیر مقلدوں کو اپنے اس شیخ کا کچھ تو پاس کرنا چاہیئے

دلیل نمبر ۳: ۔ مسلم شریف میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو آپ نے فرمایا (ایسی حالت میں) اپنے دل میں پڑھ لیا کرو

طرز استدلال :۔ معلوم ہوا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

جــواب :۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی مسئلہ تراویح و طلاق ثلاثہ ہو یا جمعہ کی پہلی اذان وہاں تو اقوال صحابہ کو حجت نہیں مانا جاتا، بلکہ کہا جاتا ہے۔ آج حضرت ابو

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ہریرہؓ کی بات حجت بن رہی ہے۔

میں آپ سے آپ کی زبان میں پوچھتا ہوں کیا ابو ہریرہؓ نبی ہیں ان

کی بات وحی ہے؟

یاد رکھیے :- یہ جملہ (دل میں پڑھ لیا کرو) اللہ کے نبی ﷺ کا قول نہیں

صحابی کا قول ہے۔اور تمھارے مشہور علامہ نے عرف الجادی ص ۳۸ پر فرمایا ہے

وقول صحابی حجت نہ باشد صحابی کی بات حجت ودلیل نہیں۔

فائدہ :- بعض حضرات کا معنی آہستہ پڑھنا بتا کر دھوکہ دیتے

ہیں یہ تو یہ درست نہیں کیونکہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری ج ۲/ص ۷۹۴ پر

کیا ہے جس نے دل میں طلاق دی اس کا

اعتبار نہیں تو آہستہ والا معنی کرنا درست نہ ہوگا۔

فاتحہ خلف الامام کے متعلق غیر مقلدین کا نظریہ

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ اس کا پڑھنا فرض وواجب ہے۔

حوالہ جات :-

﴿۱﴾ پڑھنے کی کس قدر تاکید ہے۔ بلکہ اس کے بغیر نماز مکمل

نہیں ہوتی .... کیونکہ اس کا پڑھنا فرض ہے۔صلوٰۃ الرسول ص ۱۷۵

مولانا محمد صادق سیالکوٹی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

﴿۲﴾زيرا كه بے فاتحه نه نماز صحيح است نه ادراك ركعت معتدبه فاتحہ کے بغیر نہ زصحیح ہے نہ رکعت کا اعتبار ہے عرف الجادی ص ۲۶

﴿۳﴾

فرائض زمیں سے ہے یہ .ت کہ ہر رکعت میں امام ومقتدی سورۃ فاتحہ پڑھے۔ ٔل الا. ار ص ۵۷

﴿۴﴾

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا تمام زوں میں وا. ہے۔

تحفۃ الاحوذی ج ۲/ص ۲۴۰

﴿۵﴾ امام

کے پیچھے سری وجہری زمیں قرأت کر. حق ہے۔عون المعبود ج ۳/ص ۳۰

تو ان حوالہ جات کی روشنی میں فرمائیے

﴿۱﴾ کیا قرآن مجید سے ای ایسی آیہ پیش کی جاسکتی ہے جس کے متعلق اصحاب صحاح ستہ نے اپنی صحاح میں بطور تفسیر صحیح سند سے اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد کیا ہو کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے والے کی ز.طل ہے؟

﴿۲﴾ کیا بخاری ومسلم میں حضرت ﷺ کا صحیح صریح غیر معارض ارشاد پیش کیا جاسکتا ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا فرض ہے جو نہیں پڑھتا اس کی ز.طل ہے؟

[Website: DifaAhleSunnat.com]

〈۳〉 حضرت ابوبکرہؓ جوکہ رکوع میں آ کر ملے اور قیام میں فاتحہ نہ پڑھ سکے کیا بتا٭ پسند فرما گے کہ اَ ان کی ز نہ ہوئی تو حضور ﷺ نے زادک اللہ حرصا فرما کر دعا کیوں دی اور زدو رہ پڑھنے کا کیوں نہ فرمایا؟

〈۴〉 حضرت ﷺ کی وہ ز جما ۔ جس میں حضور ﷺ نے نئے سرے سے فاتحہ نہ پڑھی بلکہ وہیں سے قرأۃ شروع فرمائی جہاں ۔ حضرت ابوبکرؓ قرأۃ کر چکے تھے......وہ ہوگئی تو کیوں؟

نیز سید٭ ابوبکرؓ نے مقتدی بن کر فاتحہ پڑھی یہ نہ اَ فاتحہ پڑھی تو صحیح سند سے ثبوت چاہیے اَ نہیں پڑھی تو ان کی ز کا کیا بنا؟

ہماری د مطبوعات

منہاج التبلیغ مخزن التقاریر

مصباح المقررین براہین اہلسنت

۔ لیفات شیخ المشائخ علامۃ الزمان مولا٭

دوست محمد قریشی نوراللہ مرقدہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

علماء مبلغین اور عوام کے لئے خوشخبری

پیرطر   استاذ العلماء حضرت العلامہ

مولا· محمد عمر قریشی صا . دامت. کاتہم العالیہ کے خطبات کا مجموعہ

الموعظة الحسنة جلد اول چھپ چکا ہے

آج ہی طلب فرمایئے اور علمی تشنگی بجھایئے

الموعظة الحسنة جلد دوئم اور سوانح حیات شیخ المشائخ

حضرت العلامہ مولا· دو   محمد قریشیؒ ز یطبع ہیں ا   ءاللہ جلد ہی

منظر عام پ ہوں گی

برائے رابطہ

مدرسہ فرقا   دارالمبلغین کوٹ ادو مظفرؒ ڑھ 0662242632

مولا· محمد مرسلین صا .   ملتان 03007307166

[Website: DifaAhleSunnat.com]

علماء مبلغین اور عوام کے لئے خوشخبری

پیرطر استاذ العلماء حضرت العلامہ

مولا۰ محمد عمر قریشی صا ۰ دامت. کاتہم العالیہ کے خطبات کا مجموعہ

الموعظۃ الحسنۃ جلد اول چھپ چکا ہے

آج ہی طلب فرمایئے اور علمی تشنگی بجھایئے

الموعظۃ الحسنۃ جلد دوئم اور سوانح حیات شیخ المشائخ

حضرت العلامہ مولا۰ دو یے محمد قریشیؒ ز یطبع ہیں ا ءاللہ جلد ہی منظر عام پ ہوں گی

برائے رابطہ

مدرسہ فرقا دارالمبلغین کوٹ ادو مظفرگڑھ 0662242632

مولا۰ محمد مرسلین صا ۰ ملتان 03007307166

[Website: DifaAhleSunnat.com]